تصریحات

ترجمان الحدیث ایک طویل تعطل کے بعد حاضرِ خدمت ہو رہا ہے اس تعطل کی وجہ اس مجلہ کے بانی اور مدیرِ اعلیٰ علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کی شہادت کا المیہ ہے جو جمعیت اہلحدیث، اہلِ حدیث یوتھ فورس اور دیگر کئی اداروں کی طرح "ترجمان الحدیث" کو بھی یتیم کر گیا وہ جوانِ رعنا اپنی ذات میں ایک انجمن تھا۔ ایک ادارہ تھا۔ خطابت کی آبرو، صحافت کا بانکپن اور سیاست کا نکھار ایک ہی سحر انگیز شخصیت میں جمع ہو گئے تھے۔ تصنیف و تالیف، تقریر و خطابت، بحث و مجادلہ، قیادت و سیادت نے الگ الگ خانوں میں بیٹھنے کی بجائے ایک ہی نہاں خانۂ دل کو اپنا مسکن ٹھہرا لیا تھا اور ساتھ ہی اس دل میں ایک بے چین و بے قرار روح سمائی ہوئی تھی کہ علامہ احسانؒ نے پاکستان میں ہی نہیں بلکہ پورے عالمِ اسلام اور ساری دنیا میں تصنیف خطابت اور قیادت کے میدان میں خود کو منوایا۔ علامہؒ ہی کے ایک پسندیدہ شعر کی زبان میں ؎

حفیظؔ اہلِ زباں کب مانتے تھے۔
بڑے زوروں سے منوایا گیا ہوں

اور ابھی تو ان کی صلاحیتوں پر نکھار آ رہا تھا۔ اہلِ نظر کے نزدیک ابھی اس نے شہرت و عظمت کے کئی اور وادیاں طے کرنا تھیں کہ سفاک ہاتھوں نے اسے ہمارے درمیان میں سے اچک لیا ع

پھول وہ توڑا کہ گلشن بھر میں ویرانی ہوئی۔

اس ایک شخص کے جانے سے کئی گلشن اور کئی ادارے ویران ہوئے اور ان میں ہر ادارہ زبانِ حال سے پکار اٹھا ؎

تم ماہِ شبِ چار دہم تھے مرے گھر کے۔
پھر کیوں نہ رہا گھر کا وہ نقشہ کوئی دن اور

ہاں اے "بدسفاک" جو اس تھا بھی "احسان"
کیا تیرا بگڑتا جو نہ مرتا کوئی دن اور

اور پھر ستم بالائے ستم یہ کہ گیارہ ماہ کا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود وہ ظالم وسفاک ہاتھ ابھی تک پردۂ خفا میں ہیں جو علامہ ظہیرؒ اور ان کے گرامی قدر رفقاء مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی مولانا عبدالخالق قدوسی اور مولانا محمد خاں نجیب کی مظلومانہ شہادت کے ذمہ دار ہیں ایک شریف مہذب اور جمہوری کہلوانے والی حکومت کے ماتھے پر ایسے عظیم، بلند اور نیک لوگوں کی موت کا داغ ہی کچھ کم نہ تھا کہ ایک طویل مسلسل اور جاندار عوامی احتجاجی تحریک کے باوجود حکومت نے قاتلوں کا سراغ لگانے میں ناکامی سے کچھ اور بدنما داغ بھی اپنی جبین پر سجا لیا کیا وہ ان داغوں کو ہی اپنی زیب وزینت کا سامان سمجھتی ہے یا وہ واقعی قاتلوں تک پہنچنے میں ناکام رہی ہے؟ اس سوال کا دیانتدارانہ جواب اب تک ان کے ذمہ ہے اور نہ صرف اس ملک کے اہلحدیث بلکہ تمام حریت پسند اہل فکر ونظر اس سے زود یا بدیر اس سوال کا جواب لینے کا عزم کر چکے ہیں جس سے صرف نظر انشاء اللہ زیادہ دیر تک حکومت کے بس میں نہیں رہے گا۔

"ترجمان الحدیث" پہلی مرتبہ نومبر ۱۹۶۹ء (شعبان ۱۳۸۹ھ) میں آسمانِ صحافت پر جلوہ گر ہوا۔ اس وقت اس کی مجلسِ ادارت میں مدیرِ اعلیٰ کے بعد راقم الحروف ہی کا نام شامل تھا۔ مگر جمعیت اہل حدیث پاکستان کی طرح ادارہ "ترجمان الحدیث" میں بھی علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کی جانشینی میرے لیے کسی خوشی اور مسرت کا باعث نہیں۔ میرے لیے یہی اعزاز بہت ہے کہ میرے دوست اور بھائی احسان کے ساتھ اپنے تئیس سالہ دورِ رفاقت میں مجھے ہمیشہ اس کا اعتماد اور خلوص حاصل رہا اور پاکستان سے میری نو سالہ غیر حاضری کا زمانہ بھی ہمارے تعلق کی گہرائی وگیرائی پر اثر انداز نہ ہو سکا میری پاکستان واپسی کے بعد انہوں نے متعدد بار بڑے اصرار کے ساتھ جمعیت اہل حدیث پاکستان کی نظامت میں اور اپنے تصنیف وتالیف کے ادارہ "ترجمان السنۃ" کا انتظام وانصرام میرے حوالہ کرنا چاہا مگر میں نے اپنی ذاتی مجبوریوں اور مصروفیات کے پیشِ نظر بھی اور اپنے دل میں ان کی احترام آمیز محبت کے پیشِ نظر بھی

کسی منصبی ذمہ داری کو قبول کرنے سے گریز کیا انہوں نے بہر حال تصنیف و تالیف کے میدان میں ہمارے باہمی اشتراک کی ایک راہ نکال لی ہم نے ایک مشترکہ منصوبہ (مسیحیت پر ایک تحقیقی کتاب) کو پایۂ تکمیل تک پہنچا بھی لیا تھا اور دوسرے منصوبہ (سوشلزم پر تصنیف) کا آغاز ہو چکا تھا کہ ؎

آں قدح بشکست وہ آں ساقی نماند

گردشِ زمانہ سے فرصت میسر آئی تو ان میں سے کم از کم اول الذکر کتاب ضرور اہل خرد کی خدمت میں پیش ہو گی اور آئندہ بھی انشاءاللہ علامہ شہیدؒ کے تصنیفی مشن کو جاری رکھا جائیگا۔

اب کوئی اور کرے پرورشِ لوح و قلم ؎
سونی سونی ہے ہر اک راہ گذر میرے بعد

" ترجمان الحدیث" کے نئے دور کا آغاز ہمارے جلیل القدر شہدائے کرام کے مبارک تذکرہ سے ہو رہا ہے ان کی شہادت کے بعد اب تک ہم جن مصیبتوں، پریشانیوں اور مایوسیوں سے دو چار ہو رہے ہیں۔ ان میں بانئ "ترجمان" کے یہ جملے۔ جو ان کی ذات کی حد تک تو الہامی، ثابت ہوئے ہیں ہمارے لیے وجہِ قرار ہیں۔

" اہل عزائم بے چینیوں اور مایوسیوں کے گھٹا ٹوپ اندھیاروں میں بھی دامانِ آس کو ہاتھ سے نہیں چھوڑتے اور تیرہ و تاریک بستیوں کو ایمان و ایقان کی مشعلوں سے فروزاں کرنے کی کوشش میں مشغول رہتے ہیں بادِ سموم کے تند و تیز جھونکے انکی دل شکستگی و دل گرفتگی کا نہیں بلکہ جلادت و مردانگی کا سبب بن جاتے ہیں چاہے اس چراغ کی تابش و ضیا کو برقرار رکھنے میں انہیں اپنے مستقبل اور اپنی زندگی کی لَو کو مدھم یا معدوم ہی کیوں نہ کرنا پڑے لیکن وہ اپنی وفا کیشیوں، قربانیوں اور فدا کاریوں سے جریدۂ عالم پر وہ نقوش چھوڑ جاتے ہیں جنہیں مرورِ ایام اور گردشِ زمانہ مٹانے پر قادر نہیں رہتے۔"

جہاں تک اس مجلہ کے اہداف و مقاصد کا تعلق ہے ان کی بہترین ترجمانی بھی اس کے اولین شمارہ میں کر دی گئی تھی اور اس کے دوبارہ اجراء کے موقع پر ہمارے نصب العین کی وضاحت کے لیے ان سے بہتر پیرایہ ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔

" اس موقع پر جبکہ ہم "ترجمان الحدیث" کا یہ شمارہ قارئین کی خدمت میں پیش

کر رہے ہیں ہم انہیں پورے یقین و اعتماد کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ رب ذوالجلال کی مدد و حمایت سے " ترجمان " جب تک زندہ رہے گا کتاب اللہ اور سنتِ رسول ؐ کا ترجمان اور کفر و الحاد کے راستے میں کوہِ گراں بن کے زندہ رہے گا اور اس راہ میں نہ تو دنیا کی کوئی قوت و طاقت اسے تحریص و ترغیب سے خرید سکے گی اور نہ ہی تخویف و تہدید اسے کلمۂ حق کہنے سے باز رکھ سکے گی اور ہم ناتواں اور کمزور بندے اس راہ کی دشواریوں کو جانتے ہوئے اور اس راستے کی مشکلات کا علم رکھتے ہوئے اپنے مالک کے فضل و کرم سے اپنے اندر اس قدر حوصلہ رکھتے ہیں کہ اسلام کی عظمت، قرآن کی حرمت اور محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ناموس کے لیے اپنا سب کچھ مٹا دیں اور اپنی معاش، اپنے مستقبل، اپنی آبرو، اپنی ناموس حتیٰ کہ اپنی زندگی کو بھی اس مقصود کے لیے قربان کر دیں اور اپنے پائے عزیمت میں لغزش نہ آنے دیں ۔"

" ہمیں معلوم ہے کہ اسلام اس وقت غریب الوطن ہے اور اسلام کا درد رکھنے والے اپنوں اور بیگانوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بن رہے ہیں۔ اغیار انہیں مسلمانی کے جرم بے گناہی میں جینے نہیں دیتے اور احباب نے اپنے مصالح، مطامعہ اور اپنے آلکاردوں کے سبب ان پر عرصۂ حیات تنگ کر رکھا ہے ۔

لیکن ہمیں یقین ہے کہ ان ساری کوششوں اور کاوشوں کے باوصف وہ علم سرنگوں نہیں ہو سکتا جو اللہ کی عظمت کے اظہار کے لیے بلند کیا گیا ہے اور وہ چراغ کبھی نہیں بجھ سکتا جو مشکوٰۃِ نبوت سے مستنیر ہے ۔

یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکفرون ۰

خداوند کریم سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس جھنڈے کو بلند رکھنے اور سنتِ نبوی ؐ کی شمعوں کو فروزاں رکھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)"

(ساجد میر)